تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ خَلَتْ[1]	لَهَا
یہ	ایک امت	جو گزر چکی	اس کے لیے تھا
[1] خَلَتْ: فعل ماضی واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ گزر گئی سے مراد ہے کہ **فوت ہو گئی**۔			
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ		یہ ایک امّت تھی جو گزر چکی	
مَا	كَسَبَتْ	وَلَكُمْ	مَّا كَسَبْتُمْ
جو	اس نے کمایا	اور تمہارے لیے ہے	جو تم نے کمایا
وَلَا	تُسْـَٔلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا
اور نہیں	تم پوچھے جاؤ گے	اس کے بارے میں جو	وہ تھے
يَعْمَلُوْنَ	وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ		
وہ عمل کرتے ہیں	اور تم نہیں پوچھے جاؤ گے اس کے بارہ میں جو وہ کیا کرتے تھے		
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۵﴾			
یہ ایک امّت تھی جو گزر چکی۔ اس کے لئے تھا جو اس نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم کماتے ہو اور تم اس کے متعلق نہیں پوچھے جاؤ گے جو وہ کیا کرتے تھے۔			

وَ	قَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا
اور	انہوں نے کہا	تم ہو جاؤ	یہودی
اَوْ	نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا	قُلْ
یا	نصرانی/عیسائی	تم ہدایت پا جاؤ گے	تو کہہ دے
كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا		یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے	

بَلْ	مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ	حَنِيْفًا[2]	وَ
بلکہ	ابراہیم کی ملت (ہو جاؤ)	جو موحد تھا (جھکنے والا)	اور
مَا	كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ	
نہیں	وہ تھا	شرک کرنے والوں میں سے	

[2] حَنِيْفًا: حنیف کا مطلب ہے "ایک طرف جھکا ہوا" یعنی حضرت ابراہیمؑ اس قدر خدا تعالیٰ کی ذات پر جھکے ہوئے تھے کہ ناممکن تھا کہ وہ کسی اور طرف جھک جائیں۔

وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔ تُو کہہ دے (نہیں) بلکہ ابراہیمِ حنیف کی امّت ہو جاؤ (یہی ہدایت کا موجب ہے) اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔